بسم اللہ الرحمن الرحیم

برکات شہود حقانی

اردو ترجمہ

طبقات امام شعرانی قدس سرہ

تصنیف لطیف

قطب ربانی شیخ صمدانی عارف باللہ تعالیٰ

سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم

زبدۃ السالکین واصل کامل پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمود الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

۱۱ گنج بخش روڈ لاہور

اولیاءؒ و صوفیائے کرام کے احوال و ملفوظاتؒ کی روشنی میں سلوک و تصوف پر مفصل تذکرہ

برکاتِ روحانی

اردو ترجمہ

طبقاتِ امام شعرانی قدس سرہ النورانی

تصنیفِ لطیف:

قطب ربانی، ہیکلِ صمدانی، عارف باللہ تعالیٰ

سیدی عبدالوہابؒ الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم:

رئیس المتکلمین، عالم باعمل، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

(تحریک، صاحبزادہ سید محمد محمود الحق شاہ صاحب غفرلہ)

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱- گنج بخش روڈ - لاہور

نام کتاب	———	برکاتِ روحانی اُردو ترجمہ طبقات امام شعرانی قدس سرہ نورانی
مصنف	———	سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ نورانی
مترجم	———	صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ چشتی، صابری، قادری خطیب اعظم بورے والہ
زیر اہتمام	———	صاحبزادہ پیر سید محمد محمود الحق شاہ قادری
پروف ریڈنگ	———	علامہ حافظ محمد صابر علی قادری
صفحات	———	۷۵۲
باراوّل	———	رجب المرجب ۱۴۲۳ھ/اکتوبر ۲۰۰۲ء
تعداد	———	۵۵۰
کمپوزنگ	———	words maker Lhr.
طابع	———	سید شجاعت رسول شاہ قادری
مطبع	———	اے-این-اے پرنٹرز لاہور
ناشر	———	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
قیمت	———	۳۵۰ روپے

ملنے کا پتہ

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 626046

اور اپنے دوستوں سے گھر اور وطن مقرر کریں گے اور جب رکاوٹیں تیری طرف راہ پائیں تو ہم انہیں وہیں مسخ کر دیں گے پس وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گی۔ تم دونوں اور جنہوں نے تمہاری پیروی کی غالب رہو گے۔

پس اے سامعین! سمجھو اور اتباع کے زیادہ حقدار ہادی کی پیروی کرو تم طبائع کے شیطانوں پر غالب آ جاؤ گے اور جب تمہیں عمل میں توفیق کے ساتھ اور علم میں تحقیق کے ساتھ اجر دیا جائے تو اپنے آپ کو اسے اسباب کی طرف منسوب کرنے سے اور کمائی کے ساتھ اسے حاصل کرنے کے گمان سے بچاؤ ورنہ کشف ساق کے وقت بے خبر رہو گے اور قیامت تک اپنی کمائی کی وجہ سے حجاب میں رہو گے اور ہمیشہ احتیاج کے قدم پر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے رہو کیونکہ تمہارا پروردگار جو چاہے پیدا فرماتا ہے اور اختیار فرماتا ہے اور جو اللہ وحدہ کے ساتھ خوش رہے اللہ تعالیٰ اپنے ہاں کی نعمتوں سے اس کی امداد فرماتا ہے اور اسے ایسے راز کا مشاہدہ کراتا ہے کہ اس کی حقیقت تک ادراک کی رسائی نہیں۔ اس کی ذات کے سوا ہر شے فانی ہے۔ اسی کے لئے حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور اس کے محمدی دن کے لئے سب جہان دوڑتے آئیں گے۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وشرفہم وکرم۔

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ ایسی گفتگو میں نے اولیاء اللہ میں سے کسی کی کلام میں کبھی نہیں سنی اور یہ اس استاد محترم رضی اللہ عنہ کے حال کی بلندی پر دلیل ہے۔

دیگر ملفوظات

آپ نے فرمایا: اگر تو احساس کی حرکت میں محبت کی دیا سلائی روشن کرلے تو تو اپنے دربار قدس میں اپنی نشست گاہ دیکھ لے اور تو اپنے مٹنے کے سورج کے مطلع کی حقیقت کو ثابت کرلے جب تو اس کی شعاعوں سے اپنے نفس کی تاریکیوں کے پردوں کو پھاڑ لے پس کشائش کے ساتھ تیری بصیرت کی مشکلات انقباض کے بعد کھل جائیں اور تیری روح تیرے قلب کے خوش خبری سنانے والے کو سریرہ کی زبان میں ندا دے کہ قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ (یوسف آیت ۲۸) فرما دیجئے یہ میرا راستہ ہے میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ بصیرت پر ہوں۔ آج تو کائنات کی رعنائیوں کی تاریکیوں نے شمس عرفان کے مشاہدہ سے تیری نگاہ کو روک رکھا ہے تو اگر تو جھوٹے خیال کا بندہ ہو کر صبح کرے اور وہم غالب سے مغلوب ہو کر شام کرے تو تجھ پر حقائق کی خبریں چھپی رہیں گی اور تو مشغولیات کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے گر جائے گا حالانکہ تجھے محبوب غیور کی زبان نے ندا دی ہے۔ اے مغرور! تو نے پسند کیا پس تو حیرت میں پڑ گیا اور تجھے تیرے وہم نے انتہائی تاریکی کے ساتھ ڈھانپ دیا ہے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور (النور آیت ۴۰) اور جس کے لئے اللہ نور نہ بنائے اس کے لئے کوئی نور نہیں۔

اور اگر تو معارف کے افق سے شمس ازل کے سامنے آتا اور موانع اور علل کے زنگ سے تیری فطرت کا شیشہ صیقل ہو چکا ہوتا تو تجھ سے لطائف کی شعاعیں ظاہر ہوتیں اور ان کے مقابل آنے والی کثافتیں پگھل جاتیں۔ حضرت ابو یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایسے سمندر میں غوطہ زن ہوں کہ انبیاء علیہم السلام اس کے ساحل پر کھڑے ہیں۔ آپ نے اس کے متعلق فرمایا کہ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام بحر تکلیف عبور کر کے سلامتی کے ساحل تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کے ساحل پر کھڑے اس کا استقبال کرتے ہیں جو سلامتی سے مشرف ہوتا ہے اور انہیں یہی حکم ہے اور اسی کے لئے بھیجے گئے ہیں' کیونکہ کشتی اس روز ٹوٹ گئی جس دن

حضرت آدم علیہ السلام نے شجرۂ ممنوعہ سے کھایا۔

فرمایا: امامت کی روح کا امین بلند مرتبہ خزانوں کا مجمع ہے تو جس میں یہ روح پھونکی گئی تو اس سے امور خلق ایک مقرر اندازے کے مطابق نازل ہوتے ہیں۔ تو امر میں اس سے جھگڑنا جائز نہیں۔

اخلاق کے اچھے اور برے ہونے کا معیار

فرمایا: خلق کے اخلاق ان کی ذاتی فطرت میں صفاتی مقاصد ہیں' جو انہیں خواہش کے غلبے کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ قبیح ہو جاتے ہیں اور جو انہیں امر ہدایت کے ساتھ قائم کرتا ہے تو درست قرار پاتے ہیں۔ دھوکہ دہی کو دیکھو کہ کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے کس طرح درست قرار پاتی ہے۔ اسی طرح مخلوق کے درمیان صلح کرانے کے لیے اور علاوہ ازیں دیگر مقاصد کے لے جھوٹ بولنا جس کی شرعاً اجازت دی گئی ہے' اور جب صرف طبعی پسندیدگی کی وجہ سے استعمال کیا جائے تو شرعاً مکروہ ہے' اور یہ ہدایت کے بغیر خواہش کی اتباع قرار پائے گا۔ **ومن اضل ممن اتبع هواه بغير هدى من الله** (القصص آیت ۵۰) اور اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی راہنمائی کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔

مقام عارف سے ناواقف کی منفی سوچ

فرمایا: کئی مرتبہ وہ شخص جو ہم سے ناواقف ہے گمان کرتا ہے کہ ہم بندوں کی خبریں صرف استفادہ کے لیے لیتے ہیں جبکہ اس سے یہ حقیقت غائب رہتی ہے کہ عارف کا تو معمول ہے کہ اپنے غیر کو عطا کرے۔ اسے نوازے اور فائدہ پہنچائے۔ اور کبھی بلند مقام پر بیٹھنے والوں کو خطاب کرتا ہے تاکہ ایسی مقول کو سنائے جو کہ اپنے اجسام کے پنجروں سے اپنی راحت کے اختصاص کے باغات کی طرف بھوکی پیاسی وارفتہ اور مسرت زدہ پرواز کر گئیں۔ انہوں نے اپنی خواہش کی سچائی کی قسم کھائی۔ ان کی ذلت عزت ہے۔ ان کی آرزو ہے کہ صرف اس کے مشافۂ خطاب کے چشمہ سے سیراب ہوں اور اسے روبرو دیکھے بغیر اعتبار نہیں کرتیں۔ تو جب وہ اپنے مولیٰ کے دربار تک پہنچتی ہیں اور اس کے حضور اپنے عوارض کا شکوہ کرتی ہیں تو وہ ان کے شکوے دور فرما دیتا ہے' اور ان پر مہربانی فرما کر انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔ فرمایا: عارف اپنے معروف کا عین ہے جبکہ محقق اس کی حقیقت جس کی تحقیق کرے اور کمال و تکمیل کے شہود کے اندازے کے مطابق شاہد کی اپنے مشہود کے لئے محبت ہوتی ہے اور محبت کے اندازے ہر محب کا اپنے محبوب کے ساتھ تحقق ہوتا ہے اور تحقیق کے اندازے ہر متحقق کا عین اور اثر کے اعتبار سے اس کے حکم کے ساتھ جس کے ساتھ متحقق ہوا ظہور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

فرمایا: مجھے فرمایا گیا سنو! تمام موجودات میری موجودات ہیں۔ تو جو چاہے تو میرا نام رکھ اور جو ارادہ کرے میری وصف بیان کر۔ اور تو جس کا نام رکھے یا اس کی وصف بیان کرے تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ تو نے میرا نام رکھا اور میری وصف بیان کی باوجود یکہ میں اپنی ذات کے ساتھ تیری پوری ذات سے مبرا ہوں' اور اس میں میری قیومیت میری معاون ہے۔ سن! جو بندہ بھی اپنے رب کو پکارتا ہے میں ہی پکارنے والا ہوں' اور جو بندہ اپنے بھائی کا محل دیکھتا ہے جس طرح کہ سھیل کو اس کی جنت میں دیکھا جاتا ہے تو جو نظر آتا ہے وہ میرا ہی محل ہے' اور ملائکہ جو کہ عرش کو گھیرے ہوئے ہیں وہ میرا ہی عرش ہے۔ اور میں جو بھی کلام الٰہی کہتا ہوں